HABIBIA ISLAMICUS

(The International Journal of Arabic &Islamic Research) (Bi-Annual) Trilingual (Arabic, English, Urdu) ISSN:2664-4916 (P) 2664-4924 (E)

Home Page: http://habibiaislamicus.com

Approved by HEC in Y Category

Indexing: IRI (AIOU), Australian Islamic Library, ARI, ISI, SIS, Euro pub.

PUBLISHER HABIBIA RESEARCH ACADEMY

Project of **JAMIA HABIBIA INTERNATIONAL,** Reg. No: KAR No. 2287 Societies Registration Act XXI of 1860 Govt. of Sindh, Pakistan.

Website: www.habibia.edu.pk,

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

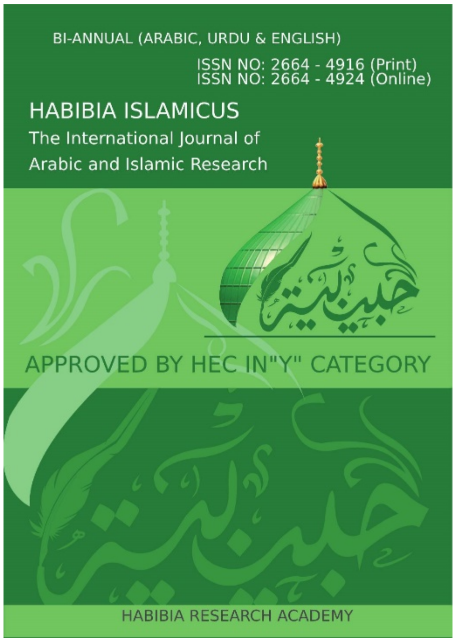

TOPIC:

A COMPARATIVE STUDY OF MUSLIM FAMILY LAW AND WESTERN THOUGHT (IN THE LIGHT OF QUR'AN AND SUNNAH)

مسلم عائلی قوانین اور مغربی فکر کا تقابلی جائزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)

AUTHORS:

1. *Dr. Zahida Parveen, HOD Islamic Studies, Govt. Viqar-un-Nisa PG College (W), Rawalpindi. Email: ztvnrwp@gmail.com, Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-4852-5602*
2. *Dr. Aijaz Ali Khoso, Asst. Prof. University of Sufism and Modern Sciences, Bhitshah. Email: aijaz.khoso80@gmail.com , Orcid ID: https://orcid.org/0000-0002-1002-9881*

HOW TO CITE: *Khoso, Aijaz Ali, and Zahida Parveen. 2021. "A COMPARATIVE STUDY OF MUSLIM FAMILY LAW AND WESTERN THOUGHT (IN THE LIGHT OF QUR'AN AND SUNNAH): مسلم عائلی قوانین اور مغربی فکر کا تقابلی جائزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)". Habibia Islamicus (The International Journal of Arabic and Islamic Research) 5 (1):55-70. https://doi.org/10.47720/hi.2021.0501u04.*

URL: http://habibiaislamicus.com/index.php/hirj/article/view/176

Vol. 5, No.1 || January –March 2021 || P. 55-70

Published online: 2021-02-10

QR CODE

A COMPARATIVE STUDY OF MUSLIM FAMILY LAW AND WESTERN THOUGHT (IN THE LIGHT OF QUR'AN AND SUNNAH)

مسلم عائلی قوانین اور مغربی فکر کا تقابلی جائزہ (قرآن وسنت کی روشنی میں)

Zahida Parveen, Aijaz Ali Khoso

ABSTRACT

The particular nature of partition of India left the different religious communities with strained relations. The bloody backdrop made an imperative on the newly independent nation to sort out the majority-minority relationships amidst communities. The nation started with a centralizing tendency. The two-nation theory based on religious identities shaped the post-independence politics to a great extent. Minority communities were given social and cultural rights but nonpolitical rights. As a part of cultural rights, these communities were left on their own with regard to marriage, divorce, inheritance etc. The nascent nation faced the dilemma of balancing the rights of different groups. As a result mere equality before law was substantiated by the right of members of minority communities to have the liberty to lead a life in accordance with their cultural practices. Islam has been focusing on chastity of the society and for this it describes rules and manners to be followed. On the other hand, West particularly in its modern capitalistic perspective gives its followers to lead a hedonistic life having no clutch on individual desires. West uses feministic sound louder and louder to portray itself the champion of Women rights but it has been observed that West through this campaign also tries to get its objectives against Islam. In this paper an attempt has been taken to highlighting how the West influences Muslim personal law in the subcontinent. At the same time, in this paper, an effort has also been made to resolve some repeated objections regarding the status of Women eruditely.

KEYWORDS: *Comparative study, Muslim family law, Western thought.*

تعارف: انسانوں کی بھلائی اور ایک صحت مند معاشرے کی تشکیل کیلئے خاندان ایک بنیادی اکائی ہے۔ قوموں کی ترقی کا انحصار مضبوط خاندانی نظام پر ہے جس کی وجہ سے ایک فلاحی معاشرہ پروان چڑھتا ہے۔ پورے عالم میں ترقی یافتہ معاشروں کی تشکیل کیلئے کچھ قواعد و ضوابط بھی مقرر کیلئے گئے ہیں۔ تاکہ قوم کے افراد کی صلاحیتوں کو خوشگوار ماحول میں پروان چڑھنے کا موقع ملے۔ قوموں کی فلاح کی ذمہ دار ماں ہے نئ نسلوں کی اولین درسگاہ ماں کی گود ہے۔ اسلام ایک کامل دین ہے۔﴿''اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا فَمَنِ اضْطُرَّ فِیْ مَخْمَصَةٍ غَیْرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثْمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ''﴾[1] اس نے بہترین معاشرتی نظام دیا جس میں عائلی قوانین بہت اہم ہیں۔ اس میں عورت و مرد دونوں کے حقوق وفراءض متعین کئے۔ تاکہ ایک خوشگوار خاندانی عائلی نظام تشکیل پاسکے۔ کیونکہ عائلی (خاندانی) نظام کی تباہی سے پورا معاشرہ برباد ہو جاتا ہے۔ قومیں زوال پذیر ہو جاتی ہیں اسی لئے مغربی ممالک مسلمانوں کے خاندانی نظام کی بربادی کے لئے ہر وقت کوشاں ہوتے ہیں اِس سلسلے میں ان کا مرکزی محور مسلمان عورت ہوتی ہے کیونکہ و

ہی خاندانی نظام کی مرکزی اکائی ہے۔ پوری دنیا میں اسلام کے خلاف پروپیگنڈے کئے جاتے ہیں تاکہ مسلمانوں کے معاشرتی نظام اور عائلی قوانین کے خلاف منفی تاثر پیدا ہو۔

عائلی قوانین کی تعریف: نکاح، مہر، طلاق، فسخ نکاح ایکٹ 1939 ثبوت نسب ولی اور سرپرست ہونے کا مسئلہ، نان ونفقہ، وقف، ہبہ، شفعہ، وصیت، وراثت، ریاست وجائیداد کا انتظام۔

عائلی قوانین کی اہمیت: انسان معاشرتی حیوان ہے معاشرے میں اعتدال اور نظم وضبط توازن قائم کرنے کیلئے قوانین لازمی بنائے جاتے ہیں ان میں سے اہم ترین قانون عائلی خاندانی قانون ہے ایک صحت مند اصلاحی معاشرہ اسی وقت قائم ہو سکتا ہے جب معاشرے کے افراد کو عائلی سکون ہو کیونکہ نسل نو کی تعلیم وتربیت اور مثبت وتعمیری سوچ اس پیدا ہوئی ہے۔ شخصی وعائلی قوانین میں نکاح وطلاق وراثت یہاں تک کہ زوجہ وبچوں ورشتہ داروں کے حق وغیرہ شامل ہے۔ کامیاب معاشرتی نظام کی بنیاد پر انہیں عائلی قوانین پر پڑتی ہے معاشرتی نظام میں پرسنل لاء ریڑھ کی ہڈی کی مانند ہیں اسی پر تہذیب وتمدن کی بنیاد رکھی جاتی ہے کوئی بھی قوم اپنے منفرد عائلی قوانین کے بغیر قائم نہیں رہ سکتی اسی سے اس کے مذہب افکار تمدن کی جھلک نظر آئی ہے۔ دین اسلام نے عبادت کی فرضیت کے ساتھ ساتھ اسلامی معاشرتی و تہذیبی نظام قائم کرنے کیلئے بھی قوانین عطا کئے ہیں۔ حکم ربانی ہے: ﴿"تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ"﴾(2)﴿"وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَه وَيَتَعَدَّ حُدُوْدَه يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيْهَا وَلَه عَذَابٌ مُّهِيْنٌ"﴾(3) قرآن حکیم نے نکاح، طلاق، خلع اور وراثت کا حکم اتنی وضاحت سے بیان کیا کہ اتنا نماز، روزہ، حج، زکواۃ کے احکام بھی نہیں بیان کئے۔ کوئی حقیقی ایمان والا اس سے انکار نہیں کر سکتا۔ اسلام اپنے عائلی معاشرتی نظام کو اسلام کی عطا کردہ اقدار پر قائم کرتا ہے جیسے حیاء، پاکیزگی، عصمت وعفت، پاک دامنی، تحفظ نسب، ازواج کے ساتھ انصاف حسن سلوک، خواتین وحضرات میں مقام ومرتبہ، نکاح، طلاق، خلع، میراث وغیرہ جیسی اقدار اس کا سرمایہ افتخار ہیں۔ ان پر عمل کر کے ہی انسان حقیقی معنوں میں مومن بنتا ہے۔ جیسکہ مومن اور کافر کا نکاح جائز نہیں ہو سکتا ہے۔ حکم ربانی ہے:

﴿"وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكَاتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيَاتِه لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ"﴾(4) مولانا مودودی اسکی وضاحت اس طرح کرتے ہیں کہ نکاح خاتون اور مرد کے درمیان صرف نفسانی خواہش پوری کرنے کا ذریعہ نہیں بلکہ ایک گہرا تہذیبی تعلق ہے۔ آنے والی نسلیں متاثر ہوتی ہیں مومن اپنے بچوں اور اپنی تہذیب اور اپنے مذہب کی خاطر کبھی ایسا قدم نہیں اٹھائے گا اپنے ذاتی احساسات کی قربانی دے گا۔(5) مسلمانوں کی منفرد حیثیت کو برقرار رکھنے کیلئے بھی ان عائلی و معاشرتی قوانین کو قائم کرنا لازمی ہے مسلم پرسنل لاء مٹانے کا مطلب یہ ہے کہ انکی قومی حیثیت ختم ہونے کے برابر ہے ان پر امت مسلمہ کا اطلاق نہ

ہو گا۔ کلام الٰہی ہے کہ ،وہ جو احکامات ،وقت حالات ،اور ضرورتوں کے مطابق تبدیل ہوتے ہیں ،ان کے قواعد وضوابط یعنی کلیہ طے کر دیا ان کو آنے والے دور کے علماء پر چھوڑ دیا تاکہ وہ اپنے اجتہاد سے مسائل حل کر سکیں لیکن عائلی خاندانی نظام میں نکاح، طلاق، خلع، وراثت، وصیت وغیرہ کو تفصیل سے بیان کر دیا ان کو ہر دور کیلئے طے شدہ کر دیا وقت کے ساتھ تبدیل نہیں کر سکے۔

عائلی قوانین کا دائرہ کار: معاشرے کی تشکیل میں عائلی خاندانی نظام ایک اہم ادارہ ہے خاوند اور بیوی زندگی کا سفر شروع کرتے ہیں اپنے جگر گوشوں کی پروش وعلم کی دولت سے نوازنا خاوند و بیوی کے حقوق اپنے جگر گوشوں کے حقوق ناچاقی کی صورت میں علحیدگی کے مسائل جائیداد کی تقسیم میاں بیوی کی جدائی کی صورت میں بچوں کی حضانت کے مسائل شامل ہیں۔

عائلی نظام کو مذہب سے جوڑنا: شادی ایک دنیاوی رشتہ ہے لیکن اس کو مذہب وعقیدے سے مضبوط بنایا میاں بیوی جب اپنے معاملات کو خوش اسلوبی سے حقوق فراءض کو پورا کرتے ہوئے اپنی ذمہ داری نبھاتے ہیں تو اسکو اجر دنیا اور آخرت دونوں میں ملے گای۔ حکم ربانی ہے۔ رشتہ داروں کے حقوق پورے کرنا خوف خدا ہے عائلی زندگی کو عقیدے سے جوڑنے کا مقصد ملک قوم کے مفاد کیلئے ضروری ہے۔ عائلی زندگی کا قیام قدرت باری تعالی کی نشانی ہے ،زب زو؛جلال نے یہ خوبصورت کائنات تشکیل دی طرح طرح کے موسم، بارش، پھل پھول، میوے، سورج چاند، ستارے، دن رات کے بدلنے، انسان کی تخلیق، جانور اور پرندوں کی پیدائش وغیرہ ان سب کو قادر مطلق کی نشانی ٹھرایا اسی طرح رب ذوالجلال نے عائلی زندگی کو اپنی نشانی قرار دیا۔﴿"وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ" اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مَّوَدَّةً وَّرَحْمَةً ۗ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ" لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ"﴾(6)

عائلی قوانین کا تعارف: اسلام نے مضبوط عائلی نظام قائم کیا اس کی مضبوطی کیلئے تمام قوانین کھول کر بیان کئے اور عائلی زندگی کو انسان کیلئے سکون کا ذریعہ قرار دیا۔ اسلام نے اصلاح پسند معاشرے کی تشکیل کیلئے مثالی خاندانی عائلی نظام دیا تاکہ افراد پر سکون زندگی گزارنے کے ساتھ ساتھ اپنا مقصد حیات بھی حاصل کریں حسین معاشرت کیلئے تمام افراد کے حقوق و فراءض متعین کر دئے تاکہ مضبوط عائلی نظام قائم ہو۔

- عائلی زندگی کا قیام نکاح کے ذریعے ہوتا ہے۔
- نکاح سے پہلے پیغام بھیجنا، دیکھنا، خطبہ نکاح مستحب ہے۔
- نکاح ایجاب و قبول سے پورا ہوتا ہے۔
- محرم عورت سے نکاح نہیں ہو سکتا۔
- ولایت نکاح وہ شرعی اختیار ہے اسی لئے کوئی انسان نکاح کر سکتا ہے۔

- بالغ بچی کا نکاح اس کی مرضی سے ہو گا۔
- نکاح کے بعد جنسی تعلق قائم ہونے سے حق مہر لازمی ادا کرنا ہو گا۔
- نکاح کے بعد نان ونفقہ مرد کے ذمہ ہو گا۔
- اگر میاں بیوی کا اکٹھا رہنا ناممکن ہو جائے تو جدائی کی صورت میں طلاق ہو جائے گی بشرطیکہ طلاق دینے والا عاقل اور بالغ ہو۔
- عورت بھی نامساحالات میں طلاق لے سکتی ہے۔
- اگر خاوند بیوی کو ماں قرار دے کو ظہار کا قانون لاگو ہو گا
- اگر خاوند بچے کے نسب، بر الزام لگائے تو لعان کا قانون نو ہے
- مرد 4ماہ سے عورت کو قطع تعلقات کرے تو ایلاء ہو گا۔
- طلاق، خلع، بیوگی کی صورت میں عورت پر عدت لازم ہو گی۔
- ثبوت نسب قانون ھبہ قانون وراثت وصیت اور وقف بھی اس میں س شامل ہیں۔

اسلامی عائلی قوانین کی برتری: عائلی قوانین اسلامی تہذیب وتمدن کا لازمی جزو اور ہیں اگر اس میں ردوبدل کیا جائے تو مسلمانوں کی بقامٹ جاتی ہے، روس چین کسی زمانے میں اسلامی تمدن کا حصہ تھے اشتراکی فلسفہ اور کمیونسٹ کے دباؤ سے آہستہ آہستہ ان کے نشان مٹ گئے، بخارا سمرقند فوارزم، جرجان، تاشقند، قزاقستان، ترکستان میں مسلمانوں کا تمدن اور معاشرتی وجود نہ ہونے کے برابر ہے۔

مسلمانوں کو وراثت میں مذہب اسلام نے ایک کامل اور وسع اور عالمی عائلی معاشرتی قانون دیا جو تمام عالم میں ممتاز اور منفرد ازدواجی عائلی قانون ہے۔ ایک ایسا معاشرہ جہاں عورت کی حیثت جانوروں سے بھی بری تھی دین اسلام نے عورت کو آزدادی اور وہ مقام دیا جو دنیا کا کوئی معاشرہ دینے سے قاصر ہے مثالی عائلی ازدواجی معاشرتی نظام دیا جس کی بنیادیں تقوی اور معاشرتی اخلاقی اقدار پر رکھی گئی ہیں عورت کو معاشی طور پر آزاد کر کے روٹی کپڑا و مکان کا انتظام خاوند کا فرض ہے گھر کے معاملات کو حسن معاشرت پر ترتیب دیا اور ایک مضبوط عائلی خاندانی نظام کی بنیاد ڈالی ۔ تمام مغربی ممالک مسلمانوں کے منفرد ممتاز مضبوط عائلی نظام سے متاثر ہیں جہاں تمام رشتوں کا احترام کرتے ہوئے ایک دوسرے کا خیال رکھا جاتا ہے۔

مسلم پرسنل لاء کا پس منظر: یورپ نے دین کو انسان کا ذاتی مسئلہ قرار دیا۔ اللہ تعالی پر ایمان، اسکی عبادت، نکاح، طلاق اور وراثت جیسے معاملات کو ذاتی قرار دیا اور انگریزوں نے ان معاملات کیلئے پرسنل لاء کا لفظ منتخب کیا یہ اصطلاح مسلمانوں کے مذیب سے بالکل مطابقت نہیں رکھتی۔ کیونکہ نکاح، طلاق وغیرہ اسلامی قانون ہے انسان کا معاملہ یہ ذاتی نہیں بلکہ معاشرتی معاملہ ہے انہیں قوانین پر اسلامی معاشرے کی عمارت کھڑی ہے امت مسلمہ رنگ نسل علاقے زبان گورے اور کالے کی تمیز ختم کر کے پوری دنیا کے مسلمان امت مسلمہ

ہیں اسلئے یہ قوانین ساری امت کیلئے ہیں تمام مسلمان ملت واحدہ ہیں۔ جو اسلام کے اصولوں پر اپنے منفرد تہذیبی نظام پر عمل پیرا ہیں وہ ان شرعی قوانین کو بدلنے کو مداخلت فی الدین قرار دیتے ہیں۔ ہم اہم معاشرتی مسائل کو بیان کرتے ہیں جن پر مغربی سوچ غالب آگئی جس کی وجہ سے اسلام کے خلاف بین الاقوامی سطح پر منفی اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

عائلی قوانین کے خلاف مغرب کا پروپیگنڈہ: مغرب عورتوں کے حقوق کیلئے پروپیگنڈہ کرتا ہے کہ دین اسلام نے عورت کو کوئی حقوق نہیں دیئے۔ یہ پروپیگنڈہ کرنے کیلئے ذرائع ابلاغ کا سہارا لیا جاتا ہے۔ این جی اوز بیجنگ پلیٹ فارم برائے ایکشن، صنفی تناظر میں بننے والی پالیسی، میڈیا میں عورت کی تصویر کشی اور میڈیا تنظیموں میں عورتوں کی پستی کے حوالے سے اقدامات کرنے کیلئے کہتا ہے اس میں عورتوں کے صنفی تناظر کو پیش نظر رکھا جاتا ہے۔(7) اسلام عورت اور مرد کی برابری کو تسلیم نہیں کرتا یہ مذہب دونوں کے متوازن حقوق و فراءض متعین کرتا ہے۔ دونوں کے طبعی اور جسمانی تقاضوں کے مختلف ہونے کی وجہ سے یہ مساوی نہیں بلکہ ایک دوسرے کیضد ہیں۔ مذہب اسلام عورت کے علم حاصل کرنے کے حق کو مانتا ہے۔(8) پوری دنیا و برصغیر میں بھی بچی کی تعلیم کو لازمی قرار دیا گیا اس سے پہلے یہی ہندوستانی عورت جوئے میں ہاری جاتی تھی اسکا مقام اور مرتبہ نہیں تھا اسلام نے عورت کو مغرب کے مقابلے میں بلند مقام دیا۔(9)

خواتین کی تعلیم پر مغربی اثرات: مغربی تسلط نے تمام مسلمانوں کے معاشرتی نظام پر گہرے اثرات مرتب کئے۔ مغربی ممالک کے بنیادی انسانی حقوق کے نام پر عورتوں کو میڈیا میں مظلوم بنا کر تصویر کشی کی اور اسلام پر تنقید کی اس جاہل اور جاگیر دار معاشرے نے عورت کی عفت و عصمت کو پامال کر کے اسکو اپنی معیشت کو مضبوط بنانے کیلئے استعمال کیا یہ عورت اور اسلام پر حملہ ہے۔ مغربی فکر کے مطابق عورتیں مردوں کی محکوم ہیں سوائے ضروری کام کے گھر سے باہر نہیں نکل سکتیں، حجاب ان کی آزادی کی رکاوٹ ہے اس طرح جب مسلمانوں نے لڑکیوں کو صرف قرآن کی تعلیم دی وہ بھی محض ثواب کی غرض سے نہ کہ فہیم و ادراک، تربیت، اصلاح اور ہدایت کیلئے تب مغربی ممالک اس طرف متوجہ ہوئے کہتا کہ یہ تعلیم نئی نسل کی تربیت اور فائدے کیلئے ناکافی ہے اس لئے انکو ماڈرن سکولوں میں بھیجا جائے جہاں نئے دور کے تقاضوں سے علم حاصل کریں۔ کیونکہ برصغیر میں بچیوں کی تعلیم کا سرے سے رواج ہی نہیں تھا۔ مغربی ممالک نے مسلمانوں کی کمزوریوں کا فائدہ اٹھایا جدید طرز کے ادارے قائم کر کے اپنے مقاصد کیلئے استعمال کیا انہیں پتہ تھا کہ بچوں پر ہی آنے والی نسلوں کے مستقبل کا انحصار ہے۔" خادم حسین الٰہی بخش اپنا تبصرہ میں تحریر کرتے ہیں" (10) مخلوط طرز تعلیم کے ذریعے مغربی تمدن اور سوچ خواتین کے اندر پیدا کی گئی اسکو صنفی برابری کی سطح پر اچھالا گیا۔ سید قطب کے مطابق میاں بیوی یک جان دو قالب ہیں لیکن زندگی کے مختلف حصوں میں دونوں کے فرائض کو برابری کی سطح پر تولنا ممکن نہیں تمام عالم کی عورتیں مجتمع ہو کر قدرت کے قوانین کو بدل نہیں سکتیں خاوند، حمل، بچے کی پیدائش اور رضاعت میں کسی طور پر برابر نہیں لہٰذا عورت اور مرد کے تعلیم معاشرتی اور دیگر زندگی گزارنے کے فراءض اور ذمہ داریاں مختلف ہیں۔(11)

مخلوط تعلیم کا آغاز: اسلام لڑکے اور لڑکی کو الگ الگ اداروں میں تعلیم حاصل کرنے کا حکم دیتا ہے، بیسویں صدی تک یہ ادارے نہ ہونے کے برابر تھے۔ صرف قرآن کا علم دیا جاتا تھا برصغیر میں سرکاری سطح پر علم حاصل کرنے کا کوئی زریعہ موجود نہیں تھا۔(12) مخلوط تعلیم کا آغاز برصغیر میں 1869ء میں ہوا۔ حکومت برطانیہ کی رپورٹ سال(1860-61)،(1861-62)،(1865-67) کے مطابق تمام بچے اور بچیاں مخلوط تعلیم حاصل کریں گے اور بچوں کو تعلیمی وظائف بھی دیئے۔(13) تقسیم ہند 1947 کے بعد بھی یہ مخلوط تعلیم یونیورسٹی کی سطح پر مروج کی گئی۔ برصغیر کے علماء کی ناپسندیدگی کے باوجود اسکو نافذ کیا گیا۔(عمر احمد عثمانی علامہ ظفر احمد عثمانی صاحب اعلاء السنن کے بیٹے) عمر احمد عثمانی نے دلیل یہ دی کہ دورہ نبوت میں خواتین مسجد میں نماز پڑھتی اور حج میں مردوں سے اختلاط کی وجہ سے مخلوط تعلیم کو قابل قبول بنا دیا لازم نہ تھا کہ بچیاں، حجاب میں ہوں اور بچے اور بچیوں کی بیٹھنے کی جگہ الگ الگ ہوں۔(14) اسطرح مغرب کی سوچ کے مطابق مساوی حقوق کی بنیاد پر عورت کی تعلیم شروع ہوئی، مغربی ثقافت کے پس پردہ ان کی سوچ پھیلائی جاے تاکہ عورت کی معاشرتی شمولیت تعلیمی اداروں چوراہوں و دیگر معاملات کے اندر شامل ہونا سھل ہو جائے قطب صاحب کے مطابق طبعی لیحاظ سے عورت اور مرد برابر نہیں ہیں مثلاً بچے کی پیدائش رضاعت گھریلو ذمہ داریاں بچوں کی پرورش کرنا اور اسی طریقے سے مردوں کے لئے صبح سے شام تک کام کاج کرنا برابر نہیں ہو سکتے لحاظہ عورت کے تقاضے وہ نہیں جو مرد کے ہیں فطرت کو تبدیل نہیں کیا جا سکتا یہی تقاضے اسکو نظام تعلیم نظام معاشرت ار دیگر پہلوؤں سے جدا کرتے ہیں۔(15)

معاشی نظام میں خواتین کی شمولیت: اسلام نے نان ونفقہ کا ذمہ دار مرد کو قرار دیا عورت کو گھر کی ملکہ قرار دیتے ہوئے گھروں میں رہنے والی عورت کو مجاہدین جتنا ثواب ملے گا۔ حکم ربانی ہے:﴿"وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُوْلٰى وَاَقِمْنَ الصَّلَاةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكَاةَ وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهاِنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمُ الرِّجْسَ اَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيْرًا"﴾(16) لیکن انتہائی ضرورت کے تحت پردے کا خیال کرتے ہوئے گھر سے باہر نکل سکتی ہے حدیث نبوی(("قد اذن الله لكن ان تخرجن لحوئجكن"))

رب زوالجلال نے تم عورتوں کو اجزت دی ہے کہ حاجات اور ضرورت کے لئے نکل پاؤ(17) عورت کاشتکاری، گھروں میں جانور پالنا، سلائی کڑھائی کرنا، استاد بننا، میڈیکل کا شعبہ پردے کا لحاظ رکھتے ہوئے کر سکتی ہے لیکن اسی جگہ عورتیں اور مرد اکھٹے کام کرے اس کی اسلام اجازت نہیں دیتا، بے پردگی اور بناء وسنگھار کر کے دفتروں میں جانے سے گھریلو زندگی میں مسائل پیدا ہوئے ہیں معاشرتی نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔

مغرب کے معاشرتی نظام کا المیہ: مغرب کے عطا کردہ معاشرتی نظام کے مطابق عورت اور مرد کو برابری کی سطح پر آزادی دے کر مادی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کیلئے دونوں کیلئے برابر میدان دیا مغربی تہذیب یہ چاہتی ہے کہ تمام پردے ہٹا کر دونوں کے میل جول اور صنفی کمالات

سے مزا لینے کا بھر پور موقع فراہم کیا جائے جبکہ اسلام ایسا معاشرتی عائلی نظام ترتیب دیتا ہے جس میں دونوں صنفوں کی طبعی ضروریات کے مطابق انکے دائرہ کار مختلف ہیں آزادی سے ملنے جلنے پر پابندی ہے۔([18]) مغربی ممالک میں 18 صدی میں جب صنعتی انقلاب آیا تو مردوں کے ساتھ عورتوں کو چادر اور چار دیواری سے نکال کر منفی ترقی استعمال کرنے کا پروگرام بنایا۔ اس کے لئے عورت اور مرد کی برابری اور حقوق نسواں جیسے خوبصورت نعرے بنائے۔ جس کا فائدہ سرمایہ دار کو ہوا۔ جس کی وجہ سے عورتیں اب فیکٹریوں، دفتروں، ہوٹلوں، کلبوں، سیاست کے میدانوں غرض ہر جگہ موجود ہیں پورا معاشرہ عفت و عصمت شرم و حیاء بے بہرہ ہو کر عورتوں اور مردوں نے اپنے جسم کی آرائش حسن و جمال ایک دوسرے پر بازی لینے کی کوشش کرتے ہیں([19])

مرد وزن کے آزادانہ اختلاط کے نتائج: صنعتی انقلاب نے معاشی طور پر عورت کو مضبوط تو کیا لیکن عائلی معاشرتی نظام تباہ ہو گیا۔ آج مغربی ممالک میں ماں باپ کی محبت و پیار سے محرومی کے زریعے اولاد احساس کمتری کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ بے سکونی اور ذہنی انتشار کا شکار ہیں۔ مفتی تقی عثمانی لکھتے ہیں: سویت یونین کے صدر میخائل گورباچوف نے ایک کتاب پروسٹرائیکا لکھی اس میں ;83;; status of 87 ; omen میں تحریر کرتے ہیں مغربی معاشرہ میں عورت کو گھر سے باہر نکال کر کچھ معاشی فائدے حاصل کئے لیکن اسکے نقصانات اسکے فائدوں سے زیادہ ہیں اپنے ملک میں پروسٹرائیکا کے نام سے ایک تحریک شروع کر رہا ہوا جس کے مقاصد یہ ہیں کہ جو عورت گھر سے باہر جا چکی ہے اسکو گھر کیسے لائیں اگر ایسا نہ کیا تو عائلی خاندانی نظام کی تباہی کے ساتھ پوری قوم تباہ ہو جائے گی۔([20])

اسلام کا نظام عفت و عصمت: اسلام نکاح کو نگاہ کی پاکیزگی اور ذہنی سکون اور حصول اولاد کا ذریعہ قرار دیتا ہے۔ بچہ کی پیدائش سے پہلے ہی نیکی کے کام اور تلاوت قرآن، حلال غذا کا اہتمام کیا جاتا ہے تاکہ بچہ نیک کام کرنے کی قدرتی عادت پیدا ہو چھوٹی عمر میں اسلامی تعلیم و تربیت کر کے اسکو طہارت و پاکیزگی سکھائی جاتی ہے تعلیم و تربیت سے نکاح کے وقت تک تمام جسمانی گندگیوں سے پاک رہنے کا حکم دیتا ہے اس کے لئے مناسب لباس پردے کا اہتمام کیا جاتا ہے۔ سید قطب کے مطابق دین اسلام جوانوں کو اگاہ کرتا ہے نفسانی جذبات نکاح تک قابو میں رکھیں کیونکہ یہ حدود اس لئے لگائی گئی ہیں تاکہ اپنے آپ اور اپنے خاندان کو نقصان دینے کی بجائے اپنی حیات کی خوشیوں سے لطف اندوز ہوں۔([21]) سید ابو اعلیٰ مودوری فرماتے ہیں: دین اسلام کے عطا کردہ معاشرتی حقوق کے مطابق نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کے تمام جائز ذرائع فراہم کیے جائیں اور اجتماعی ماحول کو شہوانی جذبات اور تحریکات سے پاک رکھا جائے تاکہ افراد میں محنت کا جذبہ پیدا ہو ان کی سوچ پاکیزہ ہو اور وہ اپنی صلاحیتوں کو مثبت کاموں پر صرف کر کے ملکی خدمت کریں جو معاشرتی حدود مقرر کی گئی ہیں کوئی بھی ان سے تجاویز نہ کرے۔([22]) محمد محی الدین عبد الحمید الاحوال الشخصیۃ بیان کرتے ہیں۔ اگر تمام انسانوں کو اخلاقی حدود و قیود کے بغیر آزادانہ اخطلاط کی اجازت دی جائے تو بے شمار اخلاقی اقدار کو توڑنے کے ساتھ ساتھ قوم بے راروی کا شکار ہو جائے گی۔ تمام برائیوں کا واحد حل نکاح ہے۔([23])

اسلام میں پردہ اور مغربی افکار: صنفی برابری کے علمبرداروں نے آزادانہ اختلاط کیلئے پردے کی رکاوٹ مٹانے کیلئے بھرپور کوشش کی ہندستان میں پردہ مسلم مجاہدین کی وجہ سے نافذ ہوا ہندوءوں نے مجاہدین سے عورتوں کو بچانے کیلئے عورتوں کو گھروں میں مقید کیا اور مجبوری کے تحت باہر نکلنے پر پردے کا حکم دیا۔(24) منوسمردتی کے مطابق پردہ عورت کیلئے ضروری نہیں۔(25) پیرزادہ شمس الدین نے بھی پردے کو قبل از اسلام راجپوت خاندان کی رسم قرار دیا جس کو اسلام کے بعد بھی جاری رکھا گیا۔(26)۔ اسلام کسی صورت عورت کی بے پردگی اور بے حیائی کی اجازت نہیں دیتا قرآن وحدیث میں اسکی واضع تعلیمات موجود ہیں۔ دور حاضر میں جب مغربی تہذیب و تمدن نافذ ہوا تو مغربی معاشرت میں پردے کو تنقید کا نشانہ بنایا گیا۔ مصر، ترکی، ایران، افغانستان وغیرہ میں پردے سے جان چھڑانے کی کوشش کی گئی اسلام میں آزادی نسواں اور مرداں کی کوئی گنجائش نہیں اسلامی تہذیب کو باحیاء بنانے کے لئے پردہ اور استیذان اور نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا۔(27) مسلمان عورتیں باحیا پاک صاف قیمتی ہوتی ہیں قیمتی چیز کو تجوری میں رکھتے ہیں بے پردہ عورت عورت نہیں مردانی ہیں۔(28) عہد نبوت میں جب باپردہ عورتیں گھروں میں بیٹھ کر علم حاصل کرتیں تو انکا علم آج بھی ضرب المثل ہے علم کا مطلب ہی پاکدامنی ہے۔ اسلام بے حیائی کی کسی صورت اجازت نہیں دیتا پردے کی وجہ سے عورتیں بہت سی بیماریوں اور بدنگاہی سے بچ جاتی ہیں۔(29)

عورت کی شادی کے مسائل: مغربی تہذیب جاگیرداری نظام نے خواتین کے عائلی نظام کو بڑا متاثر کیا۔ اسلامی تعلیمات میں نکاح میں مرد کیلئے لازمی قرار دیا کہ عورت کو حق مہر دے۔ حکم ربانی ہے:﴿"وَالْمُحْصَنَاتُ مِنَ النِّسَآءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتَابَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَآءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرَاضَيْتُمْ بِهٖ مِنْ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا"﴾(30) مغربی تمدن کے زیر اثر حق مہر کے تحفے کی بجائے جہیز کی رسم کو رواج دیا گیا۔ عصر حاضر جہیز شادی کے واجب رکن سمجھا جاتا ہے اس کیلئے والدین بڑی بڑی قربانیاں دیتے ہیں اور بچیوں کی پیدائش کو ایک مصیبت قرار دیا جاتا اور انکی پیدائش پر شرمندگی محسوس کی جاتی ہے۔(31) قیام پاکستان کے بعد بھی یہ ان معاشرتی قبیح رسومات سے چھٹکارہ حاصل نہ ہوسکا۔ 1976ء میں جہیز ایکٹ کے تحت پانچ ہزار پاکستانی روپوں میں جہیز برقرار رکھا گیا اس قانوں کی خلاف ورزی پر جرمانہ اور 6 ماہ جیل میں بند کیا جاسکتا ہے جبکہ اسلام جہیز کے سخت خلاف ہے اور حق مہر کی اجازت دیتا ہے۔(32) مغربی تمدن کے زیر اثر ایک خاتون کی شادی اسکا بنیادی حق ہے چاہے وہ مسلم سے کرے یا غیر مسلم مرد سے کرے اسکو صرف مسلم مرد تک محدود رکھنا اسکے بنیادی حقوق کے خلاف ہے بین الاقوامی جنگوں کے بعد بہت ساری مسلم خواتین کے شوہر مارے گئے تو غیر مسلم مردوں کے ساتھ نکاح کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ اس وجہ سے بہت ساری خواتین مرتد ہونا شروع ہوگئی اس غیر شرعی انگریزی محکمہ قضا نے خوش آمدید کہا۔ اسلام ہر صورت میں ایک مسلم عورت کو مسلم مرد سے ہی شادی کی اجازت ہے اور غیر مسلم مرد سے شادی حرام ہے۔(33) چاروں فقہی مذاہب نابالغوں کی شادی اجازت دیتے ہیں، اور مباح مانتے ہیں۔ علمائے کرام نے قرآن وسنت صحابہ و تابعین کے دور اسطرح کے نکاحوں

کے جوار کو ثابت کیا ہے۔(34) عقلی طور پر بھی اس میں بہت ساری حکمتیں پوشیدہ ہیں مثلا شر مگاہوں کی حفاظت وغیرہ آب و ہوا اور ماحول کی وجہ سے بلوغت کی کوئی عمر مقرر نہیں کی جاسکتی لحاظہ نکاح کے لئے بلوغت شرط نہیں ہے۔28 ستمبر 1929ء کو سار دا بل برصغیر میں پاس کیا گیا یہ قانون ممانعت نکاح بچگان تھا پورے ملک کے علماء نے تاج برطانیہ کے اس قانون کی سختی سے مخالفت کی ریلیاں نکالیں جلسے جلوس نکالے گئے، اور علماء کرام نے حکومت کو واضح کیا کہ یہ قوائد ہمارے دین کے خلاف ہیں مسلمانوں کے جذبات مجروح ہوئے ہیں۔

عائلی قوانین اور بین الاقوامی صورتحال: تمام مسلمان ممالک میں بین الاقوامی طور پر دباءوڈالا جارہا ہے کہ وہ اپنے عائلی و معاشرتی قوانین میں تبدیلی کریں خاص طور پر پرسنل لاء نکاح، طلاق، وراثت وغیرہ قوانین کو عالمی معیار کے مطابق بنانے کیلئے قرآن و سنت کے بیان کردہ نصوص میں تبدیلی کریں اور انہیں بین الاقوامی معیار کے مطابق بنائیں۔ مغربی ممالک میں جہاں مسلمان اقلیت میں ہیں وہاں توانہیں پرسنل لاء پر عمل درآمد کرنے پر اور بھی مشکلات ہیں۔ بین الاقوامی معیار سے مراد اقوام متحدہ کا بنیادی انسانی حقوق کا چارٹر ہے۔ جس کے بہت سارے احکامات قرآن و سنت کے خلاف ہیں تمام مسلمان ملکوں جنھوں نے اقوام متحدہ کی رکنیت اختیار کی اور چارٹر پر دستخط کئے کہا جاتا ہے کہ انہیں اقوام متحدہ کے احکامات پر عمل کرنا ہو گا۔

مروجہ عالمی قوانین اور قرآن و سنت کے احکامات میں تضاد: عالمی قانون کے مطابق کوئی بھی شخص کسی بھی قانون سے گورے اور کالے رنگ نسل علاقے مذہب میں تمیز کئے بغیر شادی کر سکتا ہے مغرب میں اگر کوئی مسلمان لڑکی کسی غیر مسلم سے شادی کر لی ہے تو مروجہ عالمی قوانین کے مطابق نہ صرف اس شادی کا جواز فراہم کیا جاتا بلکہ اس کو مکمل محفوظ بھی بنایا جاتا ہے اسلام غیر مسلم سے شادی کی اجازت نہیں دیتا مسلم خانون کا نکاح غیر مسلم مرد سے نہیں کر سکتا۔ نکاح کا رشتہ ختم کرنے میں بھی عالمی قوانین خاتون اور حضرات کو برابر قرار دیتے ہیں، دونوں میں سے جو چاہے اس رشتے کو ختم کر سکتا ہے لیکن دین اسلام نے نکاح کا ختم کرنے کا اختیار مرد کو دیا ہے خلع کے قانون کے تحت عدالت کے ذریعے عورت علیحدگی اختیار کر سکتی ہے اسلام عورت کو نکاح کا رشتہ ختم کرنے کا اختیار غیر مشروط طور پر نہیں دیتا یہ چیز عالمی قوانین کے خلاف ہے مغربی ممالک میں عورت نکاح ختم کر سکتی ہے اور یہاں کا قانون اس عورت کو تحفظ بھی فراہم کرتا ہے۔ دور حاضر کے عالمی قوانین کے مطابق قرآن پاک میں وراثت کے بارے میں حصوں کی تقسیم مساوی نہیں ہے شوہر کی فوتگی کی صورت میں عورت کو ایک قانون کے مطابق آٹھویں اور دوسرے کے مطابق چوتھا حصہ ملے گا۔ بیٹی کا حصہ ہر صورت میں بیٹے سے آدھا ہو گا جبکہ عالمی قانون عورت اور مرد کو برابر قرار دیتا ہے لہذا وراثت کے حقوق کو عالمی قوانین کے مطابق بڑھانے کیلئے قرآن کی بیان کردہ تقسیم کو بدلا جائے۔ قوام متحدہ تمام مسلمان ملکوں کو مجبور کر رہی ہے کہ اسلام کے بیان کردہ قوائد وضوانط عالمی معیار جیسے نہیں ہیں اس لئے ان کو تبدیل کر کے عالمی معیار کے مطابق مدون کیا جائے۔

بین الاقوامی قوانین پر مسلمانوں کا رد عمل: ایک رد عمل ترکی کا ہے انہوں نے پون صدی پہلے ہی قرآن و سنت کے خلاف مغربی قوانین کو اپنالیا اور وہ اس پر عمل پیرا ہیں۔ دوسرا رد عمل افغانستان کا ہے مجنون نے طالبان کی اسلامی حکومت قائم کی وہ شریعت کے احکامات پر عمل کرتے ہیں اقوام متحدہ کے تحت بننے والے تمام عالمی قوانین سے صاف انکار کرتے ہیں اقوام متحدہ ان کی حکومت کو تسلیم نہیں کرتا۔ تیسرا رد عمل پاکستان سمیت دیگر تمام اسلامی حکومتوں کا ہے ان کے مطابق شریعت کے احکامات کا لیبل بھی لگا ہے اور مغربی ممالک کو بھی خوش رکھا جائے۔ قرآن و سنت سے ایسے قوانین تشکیل دئے جائیں عالمی قوانین کے قریب ترین ہوں پہلی جد وجہد صدر ایوب خان کے دور میں مسلم عائلی قوانین کو نافذ کر کے کی گئی جن پر آج بھی عمل کیا جارہا ہے عالمی قوانین کے مطابق ہم نے نکاح فارم میں طلاق کا حق عورت کو دے کر مغربی ممالک کو خوش کیا کہ ہم نے پاکستان میں عورت کو طلاق کا حق دے دیا اسی طرح دیگر قوانین کو توڑا موڑا جارہا ہے پاکستان میں قوانین حقوق کمشن کے مطابق خواتین کو بھی حضرات جیسا طلاق کا حق اور میراث میں لڑکے جتنا شیئر دینے کی سفارش کی گئی اس طرح ہم نے عالمی قوانین کے مطابق قرآن و سنت کی خود ساختہ تشریح کر کے نئے قوانین بنائے یہ صرف مسلم ممالک کی حکومتوں اور اداروں نے کیا جبکہ عوام الناس اسکو نہیں مانتے تمام دینی حلقے اور مسلمان قرآن و سنت کے ان احکامات پر سختی سے عمل پیرا جو چودہ سو سال پہلے دیئے گئے

دیگر اسلامی قوانین پر عمل درآمد میں مسلمانوں کو درپیش مشکلات: پرسنل لاء اور عائلی معاشرتی قوانین ہی نہیں بلکہ بہت سارے اور بھی قوانین مغرب کے زیر اثر ہیں۔ اقوام متحدہ کے مطابق چوری کی سزا ہاتھ کاٹنا، سنگسار کرنے، کوڑے مارنے، تمام لوگوں کی موجودگی میں سزا دینا یہ تمام عالمی قوانین کے خلاف ہیں۔ مغرب کے مطابق مسلمانوں کی تمام شرعی سزائیں ظلم و وحشت پر مبنی ہیں۔ اگر مسلمان ملکوں نے قوام متحدہ کے ساتھ رہنا ہے تو انہیں اپنے شرعی قوانین کو عالمی معیار کے مطابق بدلنا ہو گا۔ تمام اسلامی ملکوں کو متحدہ ہو کر اقوام متحدہ پر دباءوڈالیں کہ وہ اپنے چارٹر پر نظر ثانی کر دیں۔ تمام دنیا کے مسلمانوں کے منشور کو اسلام کے مطابق اپنے چارٹر پر نظر ثانی کریں ورنہ مسلم پرسنل لاء سمیت تمام قوانین خطرے میں ہیں۔

پرسنل لاء اور جدگانہ تشخص: بین الاقوامی سطح پر ہر ملت و مذہب کے منفرد تشخص کو مانا گیا ہے امریکہ برطانیہ میں یہودیوں کے پرسنل اور کو محفوظ بنایا گیا ہے۔ تمام مسلمانوں کے پرسنل اور منفرد حیثیت کو قبول کیا جائے کیونکہ برصغیر میں جب تاج برطانیہ نے حکومت قائم کی تو محمڈن لاء کے تحت مسلمانوں کے پرسنل لاء اور عائلی معاشرتی اصول قواعد وضوابط کو قبول کیا گیا۔ پاکستان کے قانون میں اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی کے ساتھ ساتھ تمام معاشرتی عائلی قوانین پر عمل کرنے کی اجازت ہے تو مغربی ملکوں میں بھی مسلمانوں کے اس حق کو تسلیم کیا جائے۔ ورنہ خاندانی نظام تباہ ہو جائے گا۔

عائلی قوانین پر مغربی تہذیب کے اثرات: دور حاضر میں ہم مغربی تمدن کے شوقین بے حیائی عریانی فحاشی عرض ہر بری رسم کو اپنا رہے ہیں ۔اسلام دین میں پورے کا پورا داخل ہونے کا حکم دیتا ہے:﴿"يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِى السِّلْمِ كَآفَّةً ۖ وَّلَا تَتَّبِعُوْا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ

ۚ اِنَّہٗ لَکُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ "﴾(35) مزید حکم ربانی ہے بنی اسرائیل، یہودی اور عیسائی آزادی برابری کے نام پر مسلمانوں کی عورتوں کو بے نقاب کر کے عفت و عصمت پاکدامنی کو پامال کر کے گلیوں، کلبوں، ہوٹلوں، ریسٹورانوں کی زینت بنا کر مسلمانوں کو خاندانی نظام درہم برہم کر کے اسلامی تہذیب کو پامال کر دیا ہے۔(("دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ"))".(36)جب تیرے اندر حیا نہ رہے تو جو جی میں آئے کرو۔ آزادانہ اختلاط اور ناجائز دوستیاں اور اڈانس پارٹیاں کے ذریعے نوجوان نسل کو تباہ کیا جا رہا ہے۔ میڈیا، ذراءع ابلاغ نے مغربی تہذیب کو پھیلانے میں موثر کردار ادا کیا جائے ہمارے افکار پر مغربی رنگ چڑھا ہوا ہے ویلنٹائن ڈے اور محبت کے نام پر بے حیائی پھیلا رہے۔ حکم ربانی ہے: ﴿"وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنَا إِنَّهُ كَانَ فَاحِشَةً وَسَاءَ سَبِيلًا "﴾(37)مغربی ممالک سوچی سمجھی پالیسی کے تحت مسلمان عورتوں کو بے پردہ کرنے کے لئے حجاب پر پابندی لگاتے ہیں جبکہ اسلام عورت کو پردہ کرنے کا حکم دیتا ہے۔ حکم ربانی ہے: ﴿"یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ وَ بَنٰتِكَ وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِیْنَ یُدْنِیْنَ عَلَیْهِنَّ مِنْ جَلَابِیْبِهِنَّ "﴾(38) مغربی ممالک مسلمانوں کو ترقی کرتا ہوا کسی صورت نہیں دیکھ سکتے اس لئے انہوں نے ایسی رکاوٹیں کھڑی کیں کہ مسلمان اپنا کلچر چھوڑ کر مغرب کے تمدن کو اپناتے ہوئے اس پر فخر کرنے لگے اس کا سب سے بڑا نشانہ مسلمانوں کا عائلی نظام ہے جس کی چابی عورت کے ہاتھ میں ہوتی ہے اس کو آزادی نسواں اور حقوق نسواں کے خوبصورت نعرے لگا کر گھر سے باہر نکالا تا کہ ان کا عائلی نظام تباہ ہو ان کا معاشرہ زوال پذیر ہو، ایسی قوانین کے لئے حکم رحمت اللعالمینؐ ہے:(("صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ، وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا"))(39)اس حدیث کے ذریعے عورتوں کی وضاحت بتائی گئی ہے جو لباس پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں آج کل کیعورتیں بھی جاہلیت کی عورتوں کی طرح مغربی تہزیب کی دلدادہ نظر آتی ہیں جیسکہ ارشاد ربانی ہے۔ حکم ربانی ہے سورہ احزاب:﴿"وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ ٱلْجَٰهِلِيَّةِ ٱلْأُولَىٰ وَأَقِمْنَ ٱلصَّلَوٰةَ وَءَاتِينَ ٱلزَّكَوٰةَ وَأَطِعْنَ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥٓ ۚ إِنَّمَا يُرِيدُ ٱللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنكُمُ ٱلرِّجْسَ أَهْلَ ٱلْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيرًا"﴾(40)الغرض اسلام کا عائلی نظام تباہ کرنے کیلئے مغرب نے بے حیائی و عریانی و فحاشی پھیلائے ہوئے اپنا تمدن پوری دنیا پر مسلط کیا لہٰذا مسلمانوں کو اپنے وجود کو باقی رکھنے کیلئے اسلامی عائلی قوانین پر سختی سے عمل کرنا ہو گا۔

مختلف معاشرے اور عائلی قوانین: انسان معاشرتی حیوان ہے انسان جب مل جل کر رہتا ہے تو خاندان معاشرے ملک اور عالمی معاشرے تشکیل پائے ہیں ہر معاشرہ اپنے مذہب، زبان و مسکان آب و ہوا کے مطابق خاص منفرد جداگانہ عائلی قوانین رکھتا ہے جن پر عمل کر کے پرسکون معاشرے تشکیل پاتے ہیں۔ خاندان کی حیت ترکیبی مختلف معاشرے میں مختلف رہی عائلی زندگی کو مضبوط بنانے کیلئے قواعد و ضوابط اور قانون بھی مختلف رہے ہیں یونانی، رومی، ایرانی برصغیر پاک و ہند مغربی معاشرے ہو یا مشرقی معاشرہ ہو ہر ایک میں عائلی قوانین میں ضبط

پیدا کرنے کیلئے قانون موجود رہے ہے۔ مولانا مودودی کے مطابق پاک دامن عورت کی ہر معاشرے میں عزت تھی اور کسی مرد کی بیوی ہونا عزت کی بات تھی حیاء پاکدامنی کا مطالبہ عورت سے کیا جاتا تھا مردسے ابندائی زمانے میں گھر عورت کا مرکز تھا پھر گلوبلد سٹیشن کا زمانہ آیا شادی اور طلاق اتنی زیادہ تعداد میں ہوئی کہ جس کا شمار کرنا مشکل ہو گیا۔

عائلی قوانین میں مشکلات کا حل: خاندان پہلا یونٹ ہے جس میں خاوند وزوجہ سے عائلی قوانین کی ابتداء ہوئی ہے دو مختلف رویوں، ذہنی صلاحیتوں، مزاج، خاندانی بیک گراؤنڈ تعلیمی قابلیت، قوت برداشت وغیرہ نکاح کے زریعے خاوند وزوجہ بنتے ہیں تو آپس میں اختلافات بھی ہوتے ہیں پیار محبت بھی ہوتا اگر یہ رشتہ مضبوط ہو گا تو مضبوط خاندانی نظام کی بنیاد پڑے گی۔ اگر لڑائی جھگڑا ہو گا تو نہ صرف نسل تو متاثر ہو گی بلکہ پورا خاندان متاثر ہو گا دین اسلام ہر صورت میں اس خوبصورت معاشرتی عائلی شعبے کو مضبوط دیکھنا چاہتا ہے۔ اس کے نزدیک طلاق دنیا کی بدترین چیز ہے لیکن اگر نباہ ناممکن ہو تو علیحدگی کے راستے پیدا ہو جائیں تو اسلام ان کا حل بھی بتاتا ہے۔

عائلی نظام کی بہتری کے اخلاقی اقدامات: اخلاقی حل: مذہب اسلام عائلی خاندانی مسائل کو پہلے تو اخلاقی سطح پر حل کرنے کی تلقین کرتا ہے اور حکم دیتا ہے کہ اسلامی اخلاقی اقدار و تعلیمات پر عمل کرتے ہوئے بیوی کو خاوند کا اطاعت گزار اور شکر گزار بنایا۔ نان نفقہ روٹی کپڑا مکان کا ذمہ دار مرد کو بنایا عورت کو بچوں کو علم سیکھانے وگھر کا مالک ونگہبان بنایا اور حکم دیا کہ دنیا میں زوجین اللہ نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے، بیوی جب شکر گزار اور صابر ہو گی تو گھر میں سکون ہو گا دوسری طرف خاوند کو بھی حکم دیا کہ بیوی کی عزت کرے اس کی چھوٹی چھوٹی غلطیوں پر درگزر کرے کیونکہ یہ چھوٹی سی معاشرتی اکائی جتنی پیار محبت سے بھری ہو گی نسل تو اتنی ہی پر سکون ماحول میں پروان چڑھے گی اچھی تعلیم وتربیت ہو گی تو وہ معاشرے کے مفید شہری بنیں گے گھریلو چھوٹے چھوٹے جھگڑوں کو عدالت میں نہیں لے جا کر جانا چاہتے جب اصلاح کی کوئی صورت نہ رہ جائے تو پھر عدالت سے رجوع کریں۔ میاں بیوی کا رشتہ معمولی رشتہ نہیں بلکہ اس پر خاندان معاشرے اور ملک کی آئندہ آنے والی نسلوں کی عمارت کھڑی ہوتی ہے خاوند وزوجہ کے وفراءض وحق شامل ہیں عائلی نظام کو خوف خدا سے جوڑا۔ نکاح کے بارے میں حکم دیا۔ وراثت کی تقسیم کو لازمی قرار دیا۔ عائلی زندگی کو فریقین کی باہمی رضامندی پر قائم کرنے کا حکم دیا زور زبردستی جبرا رشتہ قائم نہیں ہو سکتا زوجین کو عفو در گزر صبر وتحمل حسن معاشرت کا حکم دیا() اسطرح عائلی خاندانی نظام سلامت اور محفوظ ہو گا۔

قانونی طور پر عائلی نظام کی اصلاح: عائلی نظام میں شادی کا رشتہ پیار محبت باہمی انڈرسٹڈنگ ایثار قربانی کا رشتہ ہوتا ہے یہ قانون کے ذریعے زبردستی قائم نہیں ہو سکتا۔ ہاں اگر میاں بیوی کا اکھٹا رہنا ناممکن ہو جائے تو پھر قانون باہمی صلح کا حکم دیتاہ لیکن پھر بھی بات نہ بنے تو احسان کے ساتھ علیحدہ علیحدہ راستے تجویز کرتا ہے معاشرے اس بنیادی یونٹ میں لڑائی جھگڑا آنے والی نسلوں کی تباہی کا باعث بنتا ہے اسکے لئے ہر مذہب میں راہنمائی موجود ہے۔ شریعت اسلامیہ میں یہ معاملات تفصیل سے بیان ہوئے ہیں۔ نکاح طلاق خلع وراثت حقوق فراءض کو اچھے طریقے سے پورا کرنے کا حکم دیا علیحدگی بھی احسان کو مد نظر رکھا اسکو حدود اللہ قرار دیا۔

پاکستان کا عائلی قانون اور اس کی غیر اسلامیت: پاکستان کی حکومت نے 1956ء میں عائلی قوانین مرتب کرنے کیلئے ایک کمیشن ترتیب دیا جس نے جون 1956ء میں اپنی سفارشات حکومت کو پیش کیں ان کو شائع کرنے کے ساتھ ہی ملک میں ان کی مخالفت شروع ہو گئی اس پر جامع تبصرہ و بحث مولا امین احسن اصلاحی نے کی جنرل ایوب نے ستائس تین انیس سو اکسٹھ کو آرڈیننس جاری کر دیا۔ جسکو مسلمانوں کے عائلی قوانین انیس سو اکسٹھ کا نام دیا ان قوانین کی بہت ساری دفعات اسلام کے خلاف ہیں، جن پر تمام جید علماء اعتراض کرتے ہیں مثلا اس کی رو سے دادا، نانا کی جائیداد میں پوتوں اور نواسوں کو وراثت میں حصہ دار بنایا گیا جن کے ماں باپ مورث کی زندگی میں فوت ہو گئے ہوں یعنی زندہ اولاد کے ساتھ مرنے والی اولاد کو بھی وراث قرار دیا گیا۔ * نکاح صرف اس علاقے کی مقررہ کردہ یونین کونسل کے رجسٹر ار ہی درج کر دیں گے جو یہ حکم پیش نہیں مانیں گا اس کو تین مہینے جیل میں بند و ہزار روپے وصول کیے جائیں گے۔ ** اگر کوئی شخص پہلی بیوی کی موجودگی میں دوسری شادی کرے تو اس کو پہلی بیویوں سے اجازت لینی ہو گی، میاں بیوی دونوں کے نمائندے یونین کونسل کے چیئرمین پر مشتمل ایک پنچائیت اجازت دے گی کہ وہ نکاح ثانی کر سکتا ہے یا نہیں یہ شق زیاد شادیوں پر پابندی نگانے کیلئے کی گئی جو یہ نہیں مانے گا تو یہ شخص ایک سال قید پانچ ہزار جرمانہ ہو گا اور بیویوں کو مہر دلوایا جائے گا سابقہ بیوی خلع کا مطالبہ بھی کر سکتی ہے۔ *** خاوند زوجہ کو مطلقہ بنا دے تو فوری طور پر یونین کونسل کے چیئرمین کو مطلع کرے ورنہ 12 ماہ جیل اور 5000 ادا کرے گا، طلاق کی عدت چیئرمین کو نوٹس وصول ہونے کے دن سے شروع ہو گی جو کہ 90 دن ہے جبکہ اگر بچہ ماں کے پیٹ میں تو بچہ کی پیدائش تک رجوع کا حق ہو گا 3 طلاق بیکوقت واقع ہو گئی ہوں تو تب بھی میاں بیوی دوبارہ نکاح کر سکتے ہیں۔ **** نکاح کی عمر بچیوں کیلئے 16 سال کر دی گئی۔

تبصرہ: قرآن و سنت اجماع و قیاس میں ان قوانین کیلئے کوئی شرعی نص یا دلیل موجود نہیں یہ تمام شقیں اسلامی نہیں ہیں مغربی ممالک کو خوش کرنے کیلئے یہ دفعات قوانین میں شامل کی گئی ہیں حیات انسانی کی کامیابی کیلئے اسلام نے جو قوانین دیئے ہیں سب دین و دنیا اور آخرت میں کامیابی کے لحاظ سے بہت مفید اور کار آمد ہے جیسا کہ حکم ربانی ہے: ﴿" تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ۚ وَمَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ۚ وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ "﴾(41) نکاح اور خلع کے بارے میں فرمایا: ﴿" اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ ۠ فَاِمْسَاكٌۢ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌۢ بِاِحْسَانٍ ۭ وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْھُنَّ شَـيْـــًٔا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۭ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ۙ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْھِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ ۭ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْھَا ۚ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الظّٰلِمُوْنَ "﴾(42)

سفارشات: 1 تمام مسلمانوں کو چاہیے کہ تمام عائلی معاشرتی قوانین پر عملدرامد کریں و دیگر افراد کو بھی تلقین کریں اگر مغربی ممالک مسلمانوں کے عائلی قوانین کو تبدیل کر کے یکساں سول کوڈ کا مطالبہ کرتے ہیں تو وہ اپنی جگہ لیکن مسلمانوں کو تو قرآن و سنت کے نصوص پر سختی سے عمل کرنا ہو گا کیونکہ مسلم معاشروں میں خود ان احکامات کی خلاف ورزیاں پائی جاتی ہے۔ 2 مغربی ممالک حقوق نسواں اور آزادی نسواں کا واویلہ مچا کر مسلمان عورت کو گھر سے باہر نکال کر عائلی قوانین اور خاندانی نظام کو تباہ کرنا چاہتے ہیں لیکن مسلمانوں کو چاہیے شریعت

اسلامیہ نے عورت کو حقوق دیئے ہیں وہ عائلی طور پر نافذ کریں تا کہ مغرب کا یہ پروپیگنڈہ کامیاب نہ ہو سکے ان کو یکساں سول کوڈ کا مطالبہ کرنے کا موقع نہ ملے۔ 3 نکاح طلاق وراثت، خلع عرض تمام عائلی قوانین کا شعور تمام مسلمانوں کو دیں کیونکہ تمام مسائل وجہ جہالت ہے۔ 4 مسلمانوں کے عائلی خاندانی معاملات کے فیصلے صرف شرعی عدالتوں کے ذریعے کئے جائیں ہر جگہ ان کا قیام بہت ضروری ہے۔ 5 دیگر تمام عبادات کی طرح مسلمانوں کو عائلی معاشرتی معاملات سے بھی واقفیت دلائی جائے۔ 6 اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے اس کے عطا کردہ معاشرتی عائلی خاندانی قوانین ناقابل تبدیل ہیں یہ قیامت تک آنے والے انسانوں کی ضرورتوں کو پورا کرنے کیلئے کافی ہیں یہ قوانین ہر دور کیلئے بہترین تہذیب وتمدن کا گہوارہ ہیں۔

حواشی وحوالہ جات

---

[1] (سورہ المائدہ آیت نمبر 3)

[2] (سورۃ النساء آیت نمبر 13-14)

[3] (سورۃ النساء آیت نمبر 13-14)

[4] (سورۃ البقرہ 221)

5 تفہیم القرآن (ص:1/169;4773)

[6] (روم 21)

[7] ماہنامہ آئین لاہور ج42 شمارہ 11 اکتوبر 2004)

[8] امام بخاری (1) کتاب النکاحباب اتخاذ السراری)

9 ابوالحسن علی ندوی ماذا اخسر العالم بانحطاط المسلمین

[10] اثر الفکر الغربی ص:177۔

[11] سید قطب شبہات السلام، ص:121

12 مہدی علی خان گزٹ ایر ممالک محروسہ ص:135 مطبعہ ابراہیم آگرہ ہند 19087)

13 رپورٹ مجموعی سال 1882 ص:305)

14 مراحمد بن احمد عثمانی، فقہ القرآن 3/216 فضلی اینڈ سنز کراچی 1980)

[15] سید قطب شبھات حول الاسلام ص:121 بحوالہ خادم حسین الٰہی ص:181-182)

[16] (الاحزاب 33)

[17] صحیح بخاری کتاب النکاح، باب خروج النساء لحوائجھن)

[18] اسلامی پردہ مکتبہ قدوسیہ لاہور 1996، ص:21

[19] تکبیر 6 ستمبر 1997 بحوالہ بدنظری کی خرابیاں، ص:27

[20] اسلامی خطبات، ص:1/144
[21] اسلام اور جدید ذہن کے شبہات ص:265
[22] پردہ ص:259
[23] فتاوی حقانیہ ص:2/482
[24] حمد عبد الفتاح الہند شعبہاد اراضیاء ص"117 مکتبہ النہضیہ المصریہ 1964
[25] مقالات کارسانی رتانی ص:1/139 دیال سنگھ پرنٹنگ پریس دہلی 1943
[26] پیرزادہ شمس الدین، رسمی پردے کے نقصانات ص:3 کواپریٹو پریس لاہور 1955
27 ادارۃ معارف اسلامیہ ص:7/894)
28 مقالات عثمانی:143
[29] شرعی پردہ ادارہ اسلامیات ص:32-33
[30] النساء 24-4
[31] پاکستانی مسلمانوں کے رسوم ورواج دین محمد پریس لاہور 1965 ص:742
[32] جہیز ایکٹ ملک ارشاد احمد ارشد پراسیس پرنٹر لاہور ص:4
[33] خطبہ صدارت علامہ انور شاہ کاشمیری جید برقی پریس دہلی 1928 ص:56
[34] فتح الباری باب نکاح الرجل ولدہ الصغار ص:16
[35] البقرہ آیت 208
[36] صحیح بخاری جلد اول: کتاب الإیمان (ایمان کا بیان): حدیث 24
[37] سورۃ بنی اسرائیل 32
[38] سورۃ الاحزاب
39 صحیح مسلم
40 سورة الاحزاب آية 33
[41] النساء 13
[42] البقرہ 229

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.